Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲۹ر شعبان ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۶ر ظہور ۱۳۵۶ھش ۔ ۱۶ر اگست ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۸۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ر ظہور۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

ضعف کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جس کے نفس پر روزہ گراں ہے وہ خدائی نعمت کو اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے

مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا کی راہ میں دلاور ثابت کرے

"ایک بار میرے دل میں آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر ہے تو معلوم ہوا کہ یہ اِس لئے ہے کہ اِس سے روزہ کی توفیق ملے۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ وہ قادرِ مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ کی عطا کر سکتا ہے اِس لئے مناسب ہے کہ ایسا انسان جو دیکھے کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہوں تو دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا مبارک مہینہ ہے مَیں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اِس لئے اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخش دے گا۔ اگر خدا چاہتا تو دوسری اُمتوں کی طرح اِس اُمت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اُس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اور اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اِس مہینے میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا اُسے محروم نہیں رکھتا اور اِس حالت میں اگر رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اُس کے حق میں رحمت ہو جاتی ہے کیونکہ ہر کام کا مدار نیّت پر ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے۔"

(الحکم ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

محترم نواب محمد احمد خان صاحب جو کہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے بڑے صاحبزادے ہیں لمبے عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں ان دنوں آپ کراچی میں مقیم ہیں اور وہاں طبیعت زیادہ خراب ہو گئی ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کیلئے تحریکِ دعا

جیسا کہ کل یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی (بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) جہلم میں ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ دو دفعہ بے ہوشی بھی ہو چکی ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے نہایت درجہ قیمتی اور مقدس وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عید الفطر تک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات نہیں ہو سکے گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۶ ظہور ۱۳۵۵ ہش
۱۶ اگست ۱۹۷۶ء

ہر آن مسلسل جاری رہنے والا امتحان

اللہ تعالیٰ جب اصلاح خلق کی غرض سے اپنے کسی مامور کو مبعوث کرتا ہے تو اس پر ایمان لانے والوں کو اول تو شدید قسم کے ابتلاؤں میں سے گزرنا پڑتا ہے جو ان کے لئے ایمان کی پختگی اور ترقی کا موجب ہوتے ہیں اور جب ابتلاء گزر جاتے ہیں تو بھی ایک مستقل امتحان انہیں درپیش ہوتا ہے اور ہر لحظہ اور ہر لمحہ انہیں اس امتحان میں کامیاب ہونا ہوتا ہے۔ وہ امتحان یہ ہوتا ہے کہ ایک طرف دین اپنے غلبہ کے لئے ان سے پیہم قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہوتا ہے اور دوسری طرف دنیا اپنے تمام تر مرغوبات کے ساتھ انہیں اپنی طرف کھینچ رہی ہوتی ہے۔ انہیں اس کشمکش میں دنیا کو خاطر میں نہ لا کر دین کو بہر حال دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو نبھانا ہوتا ہے۔

حقیقی مومنوں کے لئے تو یہ امتحان، امتحان ہوتا ہی نہیں وہ تو اوّل دن سے ہی دنیا پر لات مار کر خالصتہً دین کے ہی ہو رہتے ہیں۔ دنیا کی طرف وہ آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے اس لئے وہ اپنی تمام تر سج دھج، گہما گہمی اور مرغوبات کے باوجود انہیں اپنی طرف متوجہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے۔ البتہ ایک قلیل تعداد ناپختہ کار اور کمزور لوگوں نیز منافقوں کی ایسی ضرور ہوتی ہے جن کے متعلق یہ خدشہ لاحق رہتا ہے کہ کہیں وہ دنیا کی طرف نہ بہہ جائیں۔ یہ چیز ان کے لئے ٹھوکر کا موجب بن جاتی ہے کہ وہ دیکھتے ہیں کہ جو لوگ ایمان نہیں لاتے ہیں وہ ہر طرح سے عیش و آرام میں ہیں اور زندگی کا لطف اٹھا رہے ہیں جو کماتے ہیں سب کھا پی جاتے ہیں اور ہر رنگ میں زندگی کی آسائشوں کا لطف اٹھا رہے ہیں جبکہ انہیں ان آسائشوں سے محرومی اختیار کر کے دین کے لئے قربانیاں کرنا پڑ رہی ہیں۔ وہ اپنی عاقبت نااندیشی سے اس امر کو فراموش کر دیتے ہیں کہ وہ لوگ جو دن رات دنیا کمانے اور زندگی کا لطف اٹھانے میں غرق ہیں، ایک ہولناک انجام کی طرف بڑھ رہے ہیں اور اگر وہ ہولناک انجام ان کی زندگیوں میں نہ بھی آئے تو بھی آخرت فراموشی اور بے راہ روی کے نتیجہ میں اگلے جہان میں انہیں اپنی بدکرداریوں کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ پھر وہ یہ امر بھی فراموش کر دیتے ہیں کہ اگر وہ خود ایمان لانے کے بعد دین کی خاطر قربانیاں نہیں کریں گے تو خدا انہیں اسی دنیا میں اس کی سزا دے گا اور ان کی بجائے ایک اور قوم کو آگے لے آئے گا جو ان کی طرح سست اور غافل نہیں ہوگی بلکہ وہ دین کی راہ میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کی وارث قرار پائے گی اور وہ خود محروم و بے نصیب قرار دے دیئے جائیں گے۔

ایسے لوگوں پر ان کی غلطی واضح کرنے اور ان کے غلط اندازِ فکر کی ہلاکت آفرینی سے انہیں آگاہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انہیں مخاطب کیا اور انہیں خبردار کیا کہ اگر وہ ایمان لانے کے بعد قربانیوں سے گھبرا کر پیچھے ہٹیں گے اور پھر دنیا کی طرف مائل ہوں گے تو وہ سخت خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے اور بعد میں انہیں اپنی اس روش پر کفِ افسوس ملنا پڑے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَکُمْ اِذَا قِیْلَ لَکُمُ انْفِرُوْا فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَی الْاَرْضِ ؕ اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ
الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فِی
الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِیْلٌ ۝ اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْکُمْ عَذَابًا
اَلِیْمًا ۙ وَّیَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ
شَیْـًٔا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝"

(التوبۃ آیات ۳۸-۳۹)

ترجمہ: اے ایمان لانے (کا دعویٰ کرنے) والو! تمہیں کیا ہوا، جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں (قربانیاں پیش کرنے کے لئے) نکلو تو تم زمین کی طرف گرے پڑتے ہو (یعنی آگے نہیں آتے) کیا تم آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی پسند کرتے ہو؟ (اگر ایسا ہے) تو یاد رکھو دنیا کی زندگی کا سامان آخرت کے مقابلہ میں صرف ایک حقیر چیز ہے اگر تم نہ نکلو گے تو وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا اور تمہارے سوا ایک اور قوم کو بدل کر لے آئے گا۔ اور تم اس (یعنی اللہ) کا کچھ بگاڑ نہ سکو گے اور اللہ ہر چیز پر (جس کے کرنے کا وہ ارادہ کرے) قادر ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے کے بعد جو دین کی راہ میں قربانیاں نہ کرنے والوں کے اندازِ فکر کی ہر غلطی کو خوب کھول کھول کر بیان کر دیا ہے اور خوب واضح کر دیا ہے کہ جو لوگ دین کی راہ میں قربانیوں کے لئے آگے نہیں آتے وہ دنیا کے عارضی عیش و آرام کو آخرت کی دائمی خوشحالی اور وہاں کی کبھی ختم نہ ہونے والی نعمتوں اور ابدی راحتوں پر ترجیح دے کر بہت بڑا خسارہ مول لیتے ہیں۔ وہ دین کا تو کچھ نہیں بگاڑتے خود اپنا ستیاناس کر لیتے ہیں۔ خلاف اس کے وہی رہتے ہیں جو اس فانی دنیا کے فانی عیش اور رنگ رلیوں کی طرف مائل نہیں ہوتے اور اس بات پر پختہ ایمان رکھتے ہیں کہ دین کی خاطر قربانیاں کرنے اور یہاں تکلیفیں اٹھانے کا جو اجر خدا کے ہاں محفوظ ہے وہی بہتر اور ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والا ہے اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کی محبت کو ساری خطاکاریوں کی جڑ قرار دیا اور پھر اس سے دامن بچاتے ہوئے آخرت کی خوشحالی کو اپنا مطمح نظر بنانے اور اسلام کی اشاعت اور غلبہ کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔ مثال کے طور پر دنیا کی محبت اور اس کی بے اندازہ مضرت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا :-

"یہ خوب یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے ہو جاوے خدا تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کسی کے دھوکہ میں نہیں آتا۔ اگر کوئی یہ چاہے کہ ریاکاری اور فریب سے خدا تعالیٰ کو ٹھگ لوں گا تو یہ حماقت اور نادانی ہے وہ خود ہی دھوکہ کھا رہا ہے۔ دنیا کی زیب، دنیا کی محبت ساری خطاکاریوں کی جڑ ہے اس میں اندھا ہو کر انسان انسانیت سے نکل جاتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ میں کیا کر رہا ہوں اور مجھے کیا کرنا چاہیئے تھا۔ جس حالت میں عقلمند انسان کسی کے دھوکے میں نہیں آ سکتا تو اللہ تعالیٰ کیونکر کسی کے دھوکے میں آ سکتا ہے۔ مگر ایسے افعال بد کی جڑ دنیا کی محبت ہے۔ اور سب سے بڑا گناہ جس نے اس وقت مسلمانوں کو تباہ کر رکھا ہے اور جس میں وہ مبتلا ہیں وہ یہی دنیا کی محبت ہے۔ سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت اسی غم و ہمّ میں پھنسے ہوئے ہیں اور اس وقت کا کبھی تو انہیں خیال بھی نہیں کہ جب قبر میں رکھے جاویں گے۔ ایسے لوگ اگر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور دین کے لئے ذرا بھی ہمّ و غم رکھتے تو بہت کچھ فائدہ اٹھا لیتے۔"

(الحکم ۱۷ جون ۱۹۰۶ء بحوالہ ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۵۵)

نیز دنیا سے دل نہ لگانے اور اس کی طرف راغب نہ ہونے بلکہ فلاح آخرت کو ترجیح دیتے ہوئے دین کی خاطر بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے کی تلقین کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے مزید فرمایا :-

"اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اول تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ۔ اس پہلو میں مالی ضرورتوں اور امداد کی حاجت ہے اور یہ سلسلہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایسی ضرورتیں پیش آئی تھیں اور صحابہؓ کی یہ حالت تھی کہ ایسے وقتوں پر بعض ان میں سے اپنا سارا ہی مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیتے اور بعض نے آدھا دے دیا اور اس طرح جہاں تک کسی سے ہو سکا فرق نہ کرتا ....

یقیناً یاد رکھو کہ خدا ہے اور ہر ایک اُس کے حضور پیش جاتا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ سال آئندہ کے انہی دنوں میں ہم میں سے یہاں کون ہوگا اور کون آگے چلا جائے گا جبکہ یہ حالت ہے اور یہ یقینی امر ہے پھر کس قدر بدقسمتی ہوگی اگر اپنی زندگی میں قدرت اور طاقت رکھتے ہوئے اس اصل مقصد (یعنی غلبۂ اسلام) کے لئے سعی نہ کریں۔ اسلام تو ضرور پھیلے گا اور وہ غالب آئے گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا ہے مگر مبارک ہوں گے وہ لوگ جو اشاعت میں حصہ لیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے جو اس نے تمہیں موقع دیا ہے۔ یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے، ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی ہاں یہ سچ ہے کہ وہ اسی دنیا اور اسی زندگی سے شروع ہو جاتی ہے اور اس کی بنیاد بھی یہاں ہی ہوتی ہے ....

تم اس بات کو کبھی مت بھولو کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔ چہ جائیکہ موت سر پر ہو ...... وہ تو بڑا ہی بے وقوف ہے جو اپنے آپ کو امن میں سمجھتا ہے۔ امن میں تو وہی ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا سچا فرمانبردار اور اس کی رضا کا جویاں ہے۔ ایسی حالت میں بے بنیاد زندگی کے ساتھ دل لگانا کیا فائدہ؟"

(الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۶ء بحوالہ ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۲۳ تا ۳۲۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقامِ خلافت کی عظمت و بزرگی

"خلیفہ وقت اپنے زمانے کا مجدّد ہوتا ہے"

(مکرم بشیر احمد صاحب زاہد قلعہ صوبا سنگھ برآبدولی ضلع سیالکوٹ)

حضرت آدم علیہ السلام کا قرآنی قصہ اس حقیقتِ تاباں کا آئینہ دار ہے کہ خلافت کا مقام کوئی معمولی مقام نہیں ہے بلکہ یہ وہ عظیم الشان مقام ہے جس کی عظمت و بزرگی کا اقرار کروانے کے لئے فرشتوں کو یہ حکم دیا گیا تھا ــــــ "اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ" کہ تم سب کے سب منصبِ خلافت پہ فائز ہونے والے آدم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دو اور جب ایک ابلیسی طاقت نے اس حکم سے سرتابی اختیار کی تھی تو اس کو شیطانِ لعین قرار دے کر جنت الخلد کی ابدی مسرتوں سے محروم کر دیا گیا تھا۔

مقامِ خلافت کی یہی وہ عظمت و بزرگی ہے جس کا اظہار آیۂ استخلاف کے ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔ فرمایا:۔

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ
الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ
لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ
خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ
لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا
وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ
فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

(النور)

قرآن مجید کے ان الفاظ میں بتایا گیا ہے کہ مقامِ خلافت پر فائز ہونے والا انسان کوئی معمولی انسان نہیں ہوتا بلکہ وہ خدا تعالیٰ کا وہ محبوب اور پیارا ہوتا ہے جو خدائی رنگ میں رنگین ہونے کے لئے روحانیت کے ان تمام ارتقائی مدارج سے گزر چکا ہوتا ہے:۔

اوّل۔ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ کے مطابق وہ خدا تعالیٰ کی محبت و اطاعت میں فنا فی اللہ کی منزل سے گزر چکا ہوتا ہے۔

دوم۔ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا کی رُو سے وہ بقاء باللہ کے مرتبہ کو بھی حاصل کر چکا ہوتا ہے۔

سوم۔ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا کے مطابق وہ فناء اور بقاء کے بعد لقاء کے مقام تک بھی رسائی پا چکا ہوتا ہے اور اب وہ ان روحانی ارتقائی مراحل کو طے کرنے کے بعد خدا کے رنگ میں رنگین اور اس کی صفات کا مظہر بن چکا ہوتا ہے اس لئے وہ خدا تعالیٰ کی قدرتِ ثانیہ کا آئینہ اور خلیفہ بننے کی پوری اہلیت رکھتا ہے اور اب جو اس کے خلاف اٹھیں گے تو فرمایا ـــ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ کہ وہ فاسق طبع لوگ ہوں گے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ جن کو خدا تعالیٰ نے علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا تھا فرماتے ہیں:۔

"مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ
فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ
کے الفاظ میں یہ بھی بتا دیا کہ خلافت درحقیقت خدا تعالیٰ کی نمائندگی ہوتی ہے اور خدا کی صفات کو ظاہر کرنے والی ہوتی ہے۔ جو اس کا انکار کرتا ہے وہ حقیقت میں خدا تعالیٰ سے عہدِ مودت توڑتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم صفحہ ۶۵)

پس یہ ایک حقیقت ہے کہ خلافت خدا تعالیٰ کی نمائندگی ہے، خلافت خدا تعالیٰ کی قدرتِ ثانیہ کی مظہر ہے جس کے ذریعہ ہم خدا تعالیٰ کے جلال و جمال کے جلووں کو عیاں پاتے اور اس کے پیار اور محبت کی ان قادرانہ تجلیوں کا مشاہدہ کرتے ہیں جن کا ان خوش نصیب انسانوں نے نظارہ کیا ہوتا جو نبیٔ وقت پر اس کی زندگی میں ایمان لاتے ہیں۔

اس لئے وہ عظیم الشان ہستی جو قربِ الٰہی میں یہاں تک پہنچ چکی ہو اس کے متعلق کس طرح یہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ اس کی موجودگی میں اس کے علاوہ بھی کوئی اور امام اور مجدد دنیا کی اصلاح و ہدایت کے لئے مامور ہو سکتا ہے۔

مقامِ خلافت کی اس عظمت و بزرگی پر ایمان لے آنے کے بعد یہ خیال بھی پیدا نہیں ہونا چاہیئے کہ اب جبکہ چودھویں صدی اپنے اختتام پر پہنچ چکی ہے اور بعض مسلمان حکومتیں پندرھویں صدی کا جشنِ استقبال منانے کی تیاریوں میں منہمک ہیں۔ پندرھویں صدی کا مجدد کون ہوگا؟

امرِ ثانی:۔ میں یہاں یہ عرض کر دوں کہ آقائے نامدار حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس پس منظر میں بعثتِ مجددین کی پیشگوئی فرمائی تھی اس کا جب ہم مطالعاتی نظارہ کرتے ہیں تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ بتایا گیا کہ آپؐ کی بعثتِ اولیٰ میں خلافتِ راشدہ تیس سال تک چلے گی (الخلافة ثلاثون سنة ثم تكون ملكا۔ مشکوٰۃ کتاب الفتن) اور اس کے بعد مسلمانوں میں ملوکیت و جبریت کا دَور دورہ ہوگا تو اس پر آپؐ کا طبعاً کبیدہ خاطر ہونا لازمی تھا جس پر آپؐ کو بعثتِ مجددین کی بشارت دی گئی۔ مگر اس کے برعکس چونکہ آپؐ کی بعثتِ ثانیہ میں خلافت کا سلسلہ دائمی اور غیر منقطع تھا اس لئے یہاں مجددین کی بالکل ضرورت نہ تھی۔

میرے اس استدلال کی بنیاد اس حدیث پر ہے جس میں آپؐ فرماتے ہیں:۔

"تكون النبوة فيكم ما شاء الله ان تكون۔ ثم يرفعها الله تعالى۔ ثم تكون خلافة على منهاج النبوة ما شاء الله ان تكون۔ ثم يرفعها الله تعالى۔ ثم تكون ملكا عاضا ما شاء الله ان تكون۔ ثم يرفعها الله تعالى۔ ثم تكون ملكا جبرية ما شاء الله ان تكون۔ ثم يرفعها الله تعالى۔ ثم تكون خلافة على منهاج النبوة۔ ثم سكت" (مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۴۰۴۔ مشکوٰۃ باب تغیر الناس صفحہ ۴۵۳)

سیدنا و سید الکائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس حدیثِ پاک میں مسلمانوں کی تاریخ کو چار ادوار میں منقسم کر کے بتا دیا ہے کہ پہلے ان میں آپؐ کی ذاتِ بابرکات براہِ راست خدائی انعامات و حسنات کے حصول کا ذریعہ بنی رہے گی پھر ان میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا سلسلہ چل نکلے گا جس کے بعد ان میں ملوکیت اور جبریت کا دَور دورہ ہوگا اور آخر میں پھر ان میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم کی جائے گی جس کا سلسلہ دائمی اور غیر منقطع ہوگا۔ چنانچہ یہی وہ زندہ و تابندہ حقیقت ہے جس کی بابت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہ ہوگا۔"

(الوصیت)

سیدنا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ ارشادات اس امر کا روشن ثبوت ہیں کہ جماعت احمدیہ میں نظامِ خلافت دائمی اور غیر منقطع ہے اور اب اس جماعت میں کوئی اور نظام نہیں چل سکتا اور نہ ہی خلیفۂ وقت کے ہوتے ہوئے جماعت میں کوئی اور امام اور مجدد ہو سکتا ہے۔ کیونکہ خلیفہ کہتے ہی اس ذاتِ والا صفات کو ہیں جو اپنے زمانہ کے سب اماموں اور مجددوں سے بڑھ چڑھ کر ہوتا ہے اور اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ خلیفۂ وقت ہی اپنے زمانہ کا امام اور مجدد ہوتا ہے۔

اقرب الموارد کا مصنف لکھتا ہے:۔

"وفي الشرع الامام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الذی لیس فوقہٗ امام"۔

کہ شریعِ محمدی میں خلیفہ وہ امام ہوتا ہے جس کے اوپر اور کوئی امام نہ ہو"۔

پس ماننا پڑے گا کہ خلیفہ کی موجودگی میں ایک الگ امام اور مجدد کا تصور سراسر غیر اسلامی تصور ہے جو اسلامی تعلیمات کے بالکل برخلاف ہے۔ اس لئے لازمی طور پر خلیفۂ وقت (متّعنا اللّٰہ بطول حیاتہٖ) ہی اپنے زمانہ کا مجدّد اور امام ہے۔

امرِ ثالث:۔ سیدنا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشاداتِ پاک کے علاوہ اگر ہم آیت استخلاف پر غور کریں تو اس سے بھی یہ حقیقت برافگندہ نقاب ہوتی ہے کہ خلیفۂ وقت کا مقام اور کام ایک مجدّد سے بڑھ کر ہے اور اس کی موجودگی میں مسلمانوں میں کوئی الگ مجدد اور امام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خلیفۂ وقت کو وہ عظمت اور بزرگی کا مقام حاصل ہے کہ خدا تعالیٰ علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ کہتا ہے ــــ

وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ

کہ اب جو کوئی بھی ہمارے خلیفہ کی اطاعت کے حلقہ سے باہر چلا جائے گا وہ فاسق ہو گا خواہ وہ کوئی بھی ہو۔

چنانچہ بعثتِ مجدّدین والی حدیث بھی خود اس امر پر گواہ ہے کیونکہ ایک مجدّد کی بعثت کا منتہائے مقصود یہ ہے کہ وہ ــــ

"یُجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا"

کہ وہ دین میں پیدا شدہ غلطیوں کا ازالہ کرتا ہے اور اسے زمانہ کے نئے بدلتے اور بڑھتے ہوئے تقاضوں کے مطابق نئے رنگ میں پیش کرتا ہے مگر اس جگہ ان امور کا بالکل ذکر نہیں کیا گیا کہ ایک مجدد کو تجدیدِ دین کی مہم کو سر کرنے کے لئے کن مصائب و شدائد کی بھٹیوں میں سے گزرنا پڑتا ہے اور وہ دنیا میں اپنے ان تجدیدی کاموں کی وجہ سے کس حد تک اسلامی انقلاب برپا کرنے میں کامیاب ہوتا ہے اور وہ لوگ جو اس کی اس مہم میں اس کے رفقاء کار نہ ہوں ان کا انجام کیا ہوتا ہے؟

مگر اس کے برعکس مقامِ خلافت کی عظمت و بزرگی کا یہ عالم ہے کہ خلیفۂ وقت کی کامیابی و کامرانی کے متعلق یہاں تک ایمان افروز وعدہ دیا گیا ہے فرمایا

وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ۔

کہ خلیفۂ وقت جن تجدیدی کارناموں کو بروئے کار لاتا ہے اور غلبۂ اسلام کی جن روح نواز تحریکوں کو جاری فرماتا ہے خدا تعالیٰ ان کو کامیاب و کامران بناتا ہے اور اس کی تمام مذہبی، سیاسی، ملّی اور جماعتی تحریکوں میں اسے تمکنت و قوت بخشتا ہے اور گو ان مراحل کو طے کرتے ہوئے اسے جابجا خوف و خطر درپیش ہوتے ہیں مگر آخر اللہ تعالیٰ ان سب خوفوں کو امن سے بدل دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے وجود کی برکت سے یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا کا ایمان افروز اسلامی انقلاب دنیا بچشمِ خود دیکھ لیتی ہے اور وہ لوگ جو پھر بھی اس نظامِ آسمانی کو قبول نہیں کرتے تو فرمایا ــــ

فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ

وہ سب حلقۂ اطاعت سے نکلنے والے قرار پاتے ہیں۔

پس ماننا پڑے گا کہ خلافت کا مقام مجدد کے مقام سے بہت ارفع و اعلیٰ مقام ہے کیونکہ خلیفۂ خدا کی قدرتِ ثانیہ کا مظہر ہوتا ہے اور صاحبِ نبوت کا پرتو اور عکس جس کے ذمہ انہی فرائض و امور کو شرمندۂ تکمیل کرنا ہوتا ہے جو صاحبِ نبوت کے فرائض و امور ہیں۔ چنانچہ عربی زبان کے لحاظ سے خلیفہ کہتے ہی اس کو ہیں ــــ "مَنْ یَخْلُفُ غَیْرَہٗ وَیَقُوْمُ مَقَامَہٗ" (اقرب الموارد) جو اپنے پیشرو کے مقام پر کھڑا ہو اور ان فرائض و مقاصد کو بروئے کار لائے جو اس کے پیشرو کو سرانجام دینے ضروری ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے ..... کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے ..... اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں"

(الوصیت)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشادِ پاک سے ظاہر ہے کہ خلیفہ حقیقت میں اس نامکمل کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتا ہے جو اپنی محدود زندگی کی وجہ سے نبیٔ وقت پورے نہیں کر سکتا۔ چنانچہ یہی مفہوم اس حدیث نبوی کا ہے جس میں آپؐ فرماتے ہیں ــــ

"ما کانت نبوۃ قط الّا تبعتھا خلافۃ"

کہ دنیا میں ہر نبوت کے بعد خلافت ضرور برپا ہوتی ہے۔ گویا کہ خلافت نبوت کا تتمہ اور تکملہ ہے جو نبی کے ادھورے کاموں کو مکمل کرتی ہے اور مومنوں کی تسکینِ قلب اور تجلّیٔ روح کے سامان مہیا کرتی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ پر لوگوں کا ایمان بڑھتا ہے اور وہ دینِ برحق کے غلبہ و استحکام کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیوں اور جاں نثاریوں کا مظاہرہ کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ و احقرانہ دعا ہے کہ وہ رحیم و کریم آقا ہمیں اور ہماری آئندہ نسلوں کو تا قیامت خلافتِ حقّہ اسلامیہ سے وابستہ رہنے کی سعادت نصیب فرمائے اور محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں ان لازوال برکتوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے جن سے اس نے خلافتِ حقّہ اسلامیہ کے دامن کو مالا مال فرمایا ہے۔ آمین اللّٰھم آمین ثم آمین۔

برکاتِ الٰہیہ میں زیادتی کا قرآنی نسخہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّکُمْ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ ○ (سورۃ ابراہیم آیۃ ۸) ترجمہ:۔ اور جب تمہارے رب نے (اعلان فرمایا۔ اگر تم شکر بجا لاؤ گے تو ہم تمہیں زیادہ دیں گے اور اگر تم کفر (ناشکری) کرو گے تو پھر میرا عذاب بڑا سخت ہو گا۔

شکر کا مقام کس قدر عظیم ہے۔ شکر کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی عطا فرمودہ سب نعمتوں میں برکت اور زیادتی کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔ قرب و رضاء الٰہی ہو، توفیقِ اعمال ہو، اموال و نفوس ہوں، غرضیکہ شکر کے نیک ثمرات ہر شعبہ زندگی پر حاوی ہیں اور ناشکری کے نتیجہ میں انسان موردِ غضبِ الٰہی قرار پاتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے فریضۂ شکر کی بجا آوری کے لئے شکرانہ فنڈ اور شادی فنڈ قائم ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ برکاتِ الٰہیہ میں زیادتی کے اس قرآنی نسخہ پر عمل کرتے ہوئے شادی بیاہ اور دیگر خوشیوں کے مواقع پر شکرانہ کی رقوم مرکز میں بھجوا کر سعادتِ دارین حاصل کریں تا یہ رقوم امام وقت کی منشاء مبارک کے ماتحت تقسیم ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی معنوں میں اپنے شکر گزار بندے بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ تقریب

تحریک جدید کے جو مجاہدین ۲۹ رمضان المبارک تک اپنا موعودہ وعدہ کلّی طور پر ادا فرما دیں گے ان کے اسماء سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں امسال انشاء اللہ دعا کی خصوصی درخواست کے ساتھ پیش کر دیئے جائیں گے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ مجاہدین تحریک جدید اس بابرکت تقریب پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مقبول دعاؤں میں شامل ہونے کی سعی فرمائیں۔ جزاکم اللہ

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹس:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں۔ کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل ۲۲۲۵۳:-

میں سلطان احمد بھٹی ولد فضل احمد صاحب بھٹی قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۶-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۱ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد سلطان احمد بھٹی دار العلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد محمد دین ولد حسین بخش صاحب دار الصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد حکیم حفیظ الرحمن سنوری بیت الحمد ربوہ۔

مسل ۲۲۲۵۴:-

میں سکینہ بیگم زوجہ چوہدری فیروز الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ - عمر ۵۲ سال پیدائشی احمدی ساکن درگاہ والی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۶-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زمین ۳ کنال واقع درگاہ والی مالیتی -/۳۰۰۰ روپے۔ بھینس مالیتی -/۱۵۰۰ روپے۔ حق مہر -/۲۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ سکینہ بیگم حال ۱/۱۲ دار الصدر جنوبی ربوہ گواہ شد سلیم احمد دار الرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد حکیم شریف احمد دار الرحمت وسطی ربوہ۔

مسل ۲۲۲۵۵:-

میں رسول بی بی زوجہ میاں خوشی محمد قوم بھٹہ پیشہ خانہ داری عمر ۵ سال پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۶-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/۳۲ روپے۔ نقد -/۳۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ رسول بی بی زوجہ میاں خوشی محمد صاحب محلہ بہاول پورہ حافظ آباد۔ گواہ شد میاں خوشی محمد ولد بابلک خاوند موصیہ۔ گواہ شد غلام احمد سیکرٹری مال حافظ آباد۔

مسل ۲۲۲۵۶:-

میں خدیجہ بیگم زوجہ عبدالرحیم صاحب پراچہ قوم شیخ پراچہ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن بھیوال ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۹-۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ -/۱۰۰۰ روپیہ جو قرض حسنہ کے طور پر دے رکھے ہیں۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ خدیجہ بیگم گلی ۱۶ کوارٹر ۵۴۲/D سیکٹر ۲-۶/۲ G اسلام آباد۔ گواہ شد عبدالرحیم پراچہ ۵/۶ اے۔ آر پراچہ ایم۔ اے کوارٹرز اسلام آباد۔ گواہ شد محمد شجاعت علی ۲۷۹/۲ ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال کوارٹر ۹ دار الصدر شرقی ربوہ۔

مسل ۲۲۲۵۷:-

میں انوار حسن احمد ولد ظہور الدین صاحب قوم تاتاری پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت دسمبر ۱۹۴۳ء ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۵-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰۴ روپے بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد۔ انوار حسن احمد ۶/۰ ظہور الدین صاحب ٹھوکھر ۳/۴ - ۶ ماڈرن کالونی منگھو پیر روڈ کراچی۔ گواہ شد۔ قریشی فصیح الدین احمد صدر جماعت احمدیہ اقبال ٹاؤن کراچی۔ گواہ شد۔ ملک حفیظ الرحمن سیکرٹری اصلاح و ارشاد کراچی۔

مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے ضروری اعلان

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو سال ۷۸-۱۹۷۷ء کے لئے تجنید فارم مرکز کی طرف سے پوسٹ کر دیئے گئے ہیں۔ تجنید فارم پُر ہو کر ۳۰ ستمبر تک مرکز میں پہنچ جائیں۔ اگر کسی مجلس کو یہ فارم موصول نہ ہوں تو وہ مرکز کو لکھ کر حاصل کرلے۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایوانِ محمود میں کھیلوں کا اہتمام

شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ایوان محمود میں بیڈمنٹن۔ ٹیبل ٹینس اور کیرم بورڈ کی کھیلوں کا انتظام ہے۔ یہ انتظام خدام کے اندر کھیل اور ورزش کے شوق کو اُجاگر کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدام اس موقع سے استفادہ کریں گے اور باقاعدہ تشریف لاکر اپنے اندر کھیل کے معیار کو بلند کریں گے۔

شیخ ظہیر احمد انور

(سیکرٹری ایوان محمود سپورٹس کلب ربوہ)

اعلان دُعا

مکرم چوہدری مختار احمد صاحب جماعت احمدیہ حسن پور ۱۲۱ ج ب ضلع لائل پور نے جو کچھ عرصہ سے علیل ہیں حصول دُعا کے لئے اپنے ذمہ وعدہ تحریک جدید کو ایک ہزار روپیہ تک بڑھا کر پیش کر دیا ہے۔ قارئین دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد کامل صحت عطا فرمائے اور ان کے اموال و نفوس میں خیر و برکت نازل فرمائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دُعائے مغفرت

میری خالہ اماں محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ یار محمد خان صاحب بزدار ساکن بستی بزدار ۱۹ جولائی کو ستر سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ حضرت مولانا محمد ابو الحسن خان صاحب بزدار صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صاحبزادی تھیں۔ جن کی بہم جدوجہد سے بستی رنداں، بستی بمبرانی اور ڈیرہ غازیخان کی بہت سی دوسری جماعتیں قائم ہوئیں۔ خالہ جان موصوفہ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بے پناہ محبت تھی۔ بڑی دُعا گو۔ پرہیزگار اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

(جمیل احمد جاوید بی۔ اے بی۔ ایڈ منڈرانی ضلع ڈیرہ غازیخان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت و سوانح حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

ماہ جون ۱۹۷۲ء میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے حالات زندگی لکھنے کا ارادہ کیا۔ روزانہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتی اور آپ سے پوچھ پوچھ کر واقعات لکھتی رہی اور جو لکھتی دوسرے دن آپ کی خدمت میں پیش کرتی جسے آپ ملاحظہ فرما کر واپس فرما دیتیں۔ جہاں کوئی درستی کرنی ہو اس کی اصلاح فرما دیتیں کچھ عرصہ یہ طریق جاری رہا پھر آپ کی طبیعت خراب ہو گئی آپ نے فرمایا میں جو کچھ بتانا تھا بتا چکی ہوں طبیعت بہتر ہوئی تو پھر جو پوچھو گی بتا دوں گی۔ کچھ میری مصروفیتیں حائل رہیں کچھ ان کی طبیعت کمزور ہوتی چلی گئی اور یہ کام ادھورا رہ گیا۔

اب انشاء اللہ خواہش ہے کہ یہ کام مکمل کر سکوں۔ اس سلسلہ میں اپنے بھائیوں بہنوں کے تعاون کی ضرورت ہے آپ کی سیرت کے سلسلہ میں اپنے مشاہدات تحریر فرمائیں۔ اگر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کا کوئی خط ہو ان کے اپنے قلم کا تحریر شدہ ہو اور ان کی سیرت پر روشنی ڈالتا ہو تو مجھے اس کی فوٹو سٹیٹ کاپی بنوا کر بھجوا دیں اگر اصل بھجوائیں تو رجسٹری بھجوائیں نقل کر کے خط واپس رجسٹری بھجوا دوں گی اپنا مکمل پتہ ساتھ تحریر کریں۔

صحابہ اور صحابیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس سلسلہ میں خاص طور پر درخواست ہے کہ اس کتاب کے سلسلہ میں مجھ سے تعاون کریں بے حد ممنون ہوں گی۔

تقریب نکاح و شادی

مورخہ ۴ بروز جمعرات بعد نماز مغرب میری خالہ زاد بہن محترمہ امۃ القیوم صاحبہ بنت مکرم چوہدری غلام محمد صاحب پنشنر میل او ورسیئر دار الصدر غربی ربوہ کی بڑی بیٹی عزیزہ بشریٰ عطاء صاحبہ کا نکاح ہمراہ مکرم عبد الصمد رفیق صاحب ایم اے ابن مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب چوہان مبلغ ۲۰۰۰۰/ روپے حق مہر پر از راہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھا۔

حضور اقدس کی اجازت سے ان کی دوسری بیٹی عزیزہ خالدہ مسرت صاحبہ کا نکاح ہمراہ مکرم محمد یونس صاحب خالد ابن مکرم صوبیدار کمال محمد صاحب دار الصدر غربی ربوہ ۲۵۰۰۰/ روپے حق مہر پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھا۔

دوسرے روز ۵ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر عزیزہ بشریٰ عطاء صاحبہ و خالدہ مسرت صاحبہ کی تقریب رخصتانہ زیر صدارت محترم خواجہ عبید اللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام منعقد ہوئی۔ تلاوت کے بعد جو کہ مکرم خواجہ عبد المومن صاحب مہتمم مقامی نے کی مکرم مرزا عبد الباسط صاحب نے درثمین سے دعائیہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ محترم خواجہ صاحب نے لمبی اور پُرسوز دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ تقریب ان سب خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

خاکسار ممتاز حسین امتیاز
کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نہایت ضروری اعلان

تمام وہ احباب جنہوں نے میرے پاس اپنے پلاٹس مخصوص کروائے ہیں از راہ کرم ایک ہفتہ کے اندر تشریف لا کر اپنے پلاٹس کی رجسٹری کروا لیں ورنہ یہ پلاٹس دوسرے خواہشمند احباب کو دے دیئے جائیں گے۔

(صاحبزادہ) عبد الرشید
حال ربوہ

مسجد مبارک ربوہ میں

رمضان المبارک کے درس القرآن کا پروگرام

نام مدرس	نام متبادل	حصہ درس قرآن کریم
مکرم سید احمد علی صاحب	مکرم چوہدری محمد شریف صاحب	سورۃ فاتحہ۔ آل عمران رکوع ۹
" شیخ مبارک احمد صاحب	" چوہدری محمد صدیق صاحب (لائبریرین)	" آل عمران ع تا مائدہ ختم
" میر محمود احمد صاحب ناصر	" مولوی عبد العزیز صاحب (بنگالی)	" انعام تا سورۃ انفال
خاکسار عبد المالک خان	" سید جواد علی صاحب	" توبہ تا " یوسف
مکرم مولوی دوست محمد صاحب	" نور الحق صاحب تنویر	" رعد تا " کہف
" فضل الٰہی صاحب بشیر	" محمد احمد صاحب جلیل	" مریم تا " فرقان
" مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب	" قاضی مبارک احمد صاحب	" شعراء تا " سبا
" شیخ نور احمد صاحب منیر	" " "	" فاطر تا " زخرف
" بشارت احمد صاحب بشیر	" مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر	" دخان تا " تحریم
" مولوی رشید احمد صاحب چغتائی		" ملک تا آخر

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

دعائے مغفرت

مورخہ ۸ اگست بروز سوموار بوقت ساڑھے چھ بجے صبح میری اہلیہ امۃ الحی صاحبہ برضائے الٰہی وفات پا گئیں، انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحومہ محترم حاجی احمد جی صاحب رضی اللہ عنہ آف داتہ (ہزارہ) کی نواسی اور محترم محمد زمان خان صاحب تنولی کی پوتی تھیں۔ یہ ہر دو بزرگان صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور پرہیزگار خاتون تھیں۔ خدمتِ خلق اور سلسلہ کے کاموں میں شوق سے حصہ لیتی تھیں۔ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کے بیٹے وسیم احمد چونکہ امریکہ میں تھے ان کے ربوہ پہنچ جانے پر مورخہ ۹ اگست ۱۹۷۷ء کو ½ ۹ بجے صبح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعا کرائی۔

بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے اور لواحقین کے صبرِ جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔

(غلام احمد خان۔ دار القادر۔ فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے بھائی عزیزم شفیق احمد میر کا ایران سے واپس آتے ہوئے ایکسیڈنٹ ہوا ہے سر اور کان پر سخت چوٹ لگی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(رضیہ میر دار الرحمت وسطی ربوہ)

کیفے اشرف

چائے اور ہر قسم کے مشروبات کے لئے کیفے اشرف گول بازار ربوہ میں تشریف لائیں
خاکسار سید شاہ میر احمد اشرف ربوہ

بہترین زرعی اراضی برائے فروخت

لاہور شاہدرہ چونگی سے ۹ میل کے فاصلہ پر ایک مربع آباد اور ایک غیر آباد۔ فون ۶۶۲
ڈار پراپرٹی ایڈوائزرز ۶۵۶/م سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲